حاجی ملک ماہر کرنالی

نعت

دکھائیگی یہ آہِ نیم شب اپنااثر کب تک
حضوری میں بلائیں گے مجھے خیر البشر کب تک
یہ دل اس آستاں سے پائیگا کس دن مراد اپنی
یہ چشم شوق دیکھیگی وہ خوشیوں کا نگر کب تک
نظر آئینگے انوارِ دیارِ مصطفےٰ کس دن
مریضانِ شب آلام کی ہو گی سحر کب تک
بس اب تو حاضری اپنی ہو دربارِ رسالت میں
بہائیگی یہ اشک خون ہماری چشم تر کب تک
یقیناً دردِ فرقت کی کریں گے وہ مسیحائی
ہم اپنے حال کی اُن کو نہ پہنچائیں خبر کب تک
نگاہِ لطف فرماتے ہوئے بُلوا ہی لیں آقا!
ہو جاتی ہے ترے در کو تکیں وہ رہگزر کب تک
شبانہ روز ہم الجھے ہوئے ہیں ان خیالوں میں
یہ گھر ہو گا مدینہ، یا مدینہ ہو گا گھر کب تک
نہ ہوگی نعت میں تا چند قدر و منزلت اپنی
نہ سمجھیں گے ہمارا مرتبہ اہلِ ہنر کب تک
مدینے کو چلے جاتے ہیں اہل شوق روز و شب
اے ماہر! بیٹھ کر تکتا رہوں دیوار و در کب تک

خالد شبیر احمد

نعت

مہکی ہیں محبت سے مدینے کی ہوائیں
خوشبو سے درودوں کی معطر ہیں فضائیں
کیا نور برستا ہے مدینے کی فضائیں
اُٹھتیں ہیں ہر اک سمت سے رحمت کی گھٹائیں
ہر زائرِ خوش بخت یہاں مست ولا سے
ہر دل سے نکلتی ہیں عقیدت کی شعائیں
مشکل ہے یہاں آنا بجز ان کی اجازت
آتا ہے وہی در پہ جسے آپ بلائیں
یہاں گنگ زبانیں ہیں، بیاں حرف سے عاری
آنکھوں سے ٹپکتی ہیں یہاں دل کی صدائیں
بس دل ہے کہ بجھتا ہی چلا جائے یہاں پر
کیا خوب ہیں اس شہر معظم کی ادائیں
خالد ہے یہاں شام و سحر نور کی بارش
پرتو سے انہی کے ہی تو روشن ہیں فضائیں